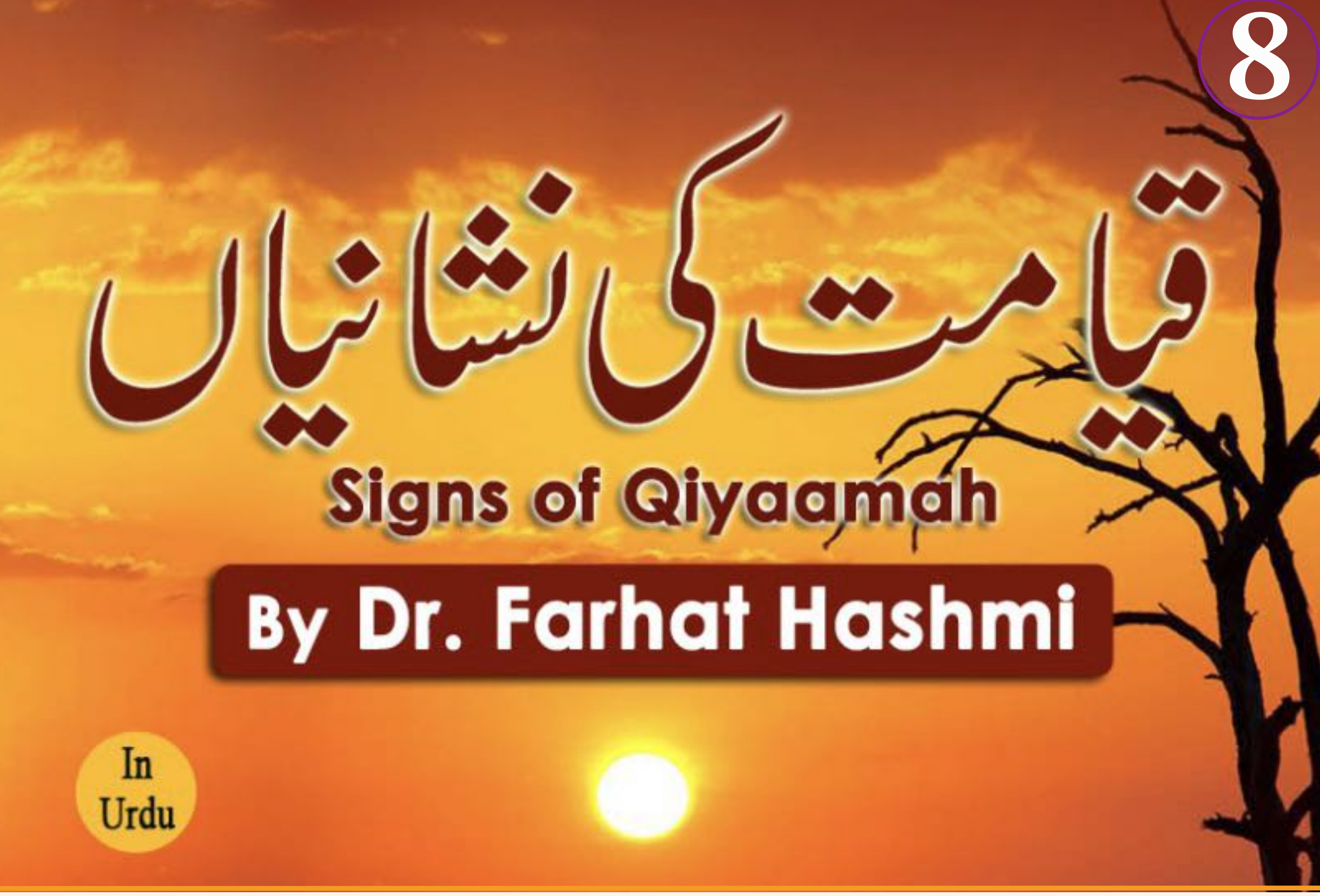

Lesson-8

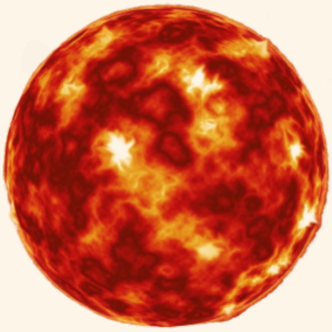

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علاماتِ قیامت

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ

(محمد:18)

تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر آجائے، اس کی علامتیں تو ظاہر ہو چکی ہیں، جب وہ خود ہی آجائے گی تو ان کے لیے نصیحت حاصل کرنے کا موقع کہاں باقی رہے گا۔

لہذا ہمیں آج نصیحت حاصل کر لینی چاہیئے

قیامت اعمال کے بدلے کا دن

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى (طٰہٰ:15)

یقینا قیامت آنے والی ہے، میں قریب ہوں کہ اسے چھپا کر رکھوں، تاکہ ہر شخص کو اس کا بدلہ دیا جائے جو وہ کوشش کرتا ہے۔

قیامت کا آنا برحق ہے

"إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ"۔۔۔یعنی قیامت کی گھڑی کا وقوع ہونا لازمی امر ہے۔[تفسیر السعدی]

قیامت کے آنے کی حکمت

اور قیامت کے آنے کی حکمت یہ ہے کہ "لِتُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى"۔۔۔ہر شخص نے جو بھلے یا برے اعمال میں بھاگ دوڑ کی ہے اس کو ان کی جزا دی جائے کیونکہ قیامت دارالجزا کا دوازہ ہے۔ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى (النجم:31)

تاکہ وہ ان لوگوں کو جنھوں نے برائی کی، اس کا بدلہ دے جو انھوں نے کیا اور ان لوگوں کو جنھوں نے بھلائی کی، بھلائی کے ساتھ بدلہ دے۔ [تفسیر السعدی]

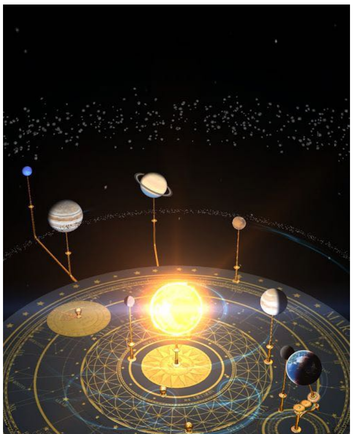

اللّٰہ تعالی کا قیامت کو مخفی رکھنا

أَكَادُ أُخْفِيهَا

قیامت کو مخفی رکھنے کی وجہ

اہلِ علم کہتے ہیں کہ قیامت اور موت کے وقت کو مخفی رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں وقتوں کے قریب آنے پر توبہ قبول نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے

اگر بندے کو موت کے وقت کا علم ہوجاتا تو وہ اس وقت تک نافرمانی میں لگا رہتا جب تک موت کا وقت قریب نہ آجاتا اور پھر (جیسے ہی موت کا وقت قریب آتا) وہ توبہ کرلیتا تو وہ نافرمانی کی سزا سے چھٹکارا پالیتا

پس موت کے وقت کے بارے میں بتانا گویا کہ ان کو نافرمانیوں پر ابھارنا ہے اور یہ جائز نہیں ہے۔ [الوسیط]

زندگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے آخرت کی تیاری کرنا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت سمجھو۔

(1) اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے،

(2) اور اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے،

(3) اور اپنی مال داری کو اپنی فقیری سے پہلے،

(4) اور اپنی فراغت (کے وقت) کو اپنی مصروفیت سے پہلے،

(5) اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے (غنیمت جانو)۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3355]

دنیا میں مسافر اور اجنبی بن کر رہنا

مجاہد کہتے ہیں کہ ابن عمر نے مجھ سے فرمایا: اگر صبح ہو جائے تو شام کا بھروسہ نہ کرو اور اگر شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو، بیماری آنے سے پہلے صحت سے اور موت آنے سے پہلے زندگی سے فائدہ حاصل کرو کیونکہ اے عبد اللہ تمہیں نہیں پتا کل تمہارا نام کیا ہوگا؟ (یعنی مردوں میں ہوگا کہ زندوں میں؟)

[سنن الترمذی:2333]

علامات قیامت صغری

2۔ ایسی نشانیاں جو ولقع ہورہی ہیں

1۔ علم سے متعلق علامات قیامت

2۔ ایمانیات سے متعلق علامات قیامت

3۔عبادات سے متعلق علامات قیامت

4۔قرآن سے متعلق علامات قیامت

5۔ دین سے متعلق علامات قیامت

6۔ اخلاقیات سے متعلق علامات قیامت

علامات قیامت صغریٰ

2۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہو رہی ہیں

7۔ حرام کاموں / گناہوں سے متعلق علامات قیامت

8-مال سے متعلق علامات قیامت

9-غیر معمولی واقعات سے متعلق علامات قیامت

10-اموات سے متعلق علامات قیامت

11-آفتوں سے متعلق علامات قیامت

12-فتنوں سے متعلق علامات قیامت

11۔ آفتوں سے متعلق علامات قیامت

- خسف، مسخ اور قذف
- پتھروں کی بارش
- زلزلوں کی کثرت
- زلزلے اور مصیبتیں آنا
- قیامت کے دن بھی ایک بڑا زلزلہ آنا

11-آفتوں سے متعلق علامات قیامت

خسف ، مسخ اور قذف

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کے آخر میں زمین میں دھنسا دینا، چہرے کا مسخ ہونا اور آسمان سے پتھروں کی بارش کا ہونا واقع ہوگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جبکہ فسق و فجور ظاہر ہوگا۔ [سنن الترمذي: 2185]

پتھروں کی بارش

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے ان سے فرمایا تھا: اے انس ! لوگ کئی شہر آباد کریں گے، ان میں سے ایک شہر کا نام بصرہ یا بصیرہ ہو گا، اگر تم اس کے پاس سے گزرو یا اس میں داخل ہو تو وہاں کی سِبَاخ (کلر زدہ زمین) اور کِلَاَء (گھاس والی زمین) سے دور رہنا، اس کے بازاروں اور اس کے امراء کے دروازوں سے بھی بچنا' اس کے اطراف و جوانب کو اختیار کرنا۔

بلاشبہ اس زمین میں خسف (دھنس جانا) پتھروں کی بارش اور زلزے ہوں گے۔ اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو رات (سلامتی سے) گزاریں گے مگر صبح کریں گے تو بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے۔

سنن ابی داود:4309

اَلْسِبَاخ

وہ جگہیں جو کھاری ہوتی ہیں اور وہاں پانی نہیں ٹھہرتا

الکِلَاء

وہ گھاس ہے جو دریا کے کناروں پر ہوتی ہے

یہ وہ جگہ ہوتی ہے جہاں کشتیوں کو باندھ کر لنگر انداز کیا جاتا ہے

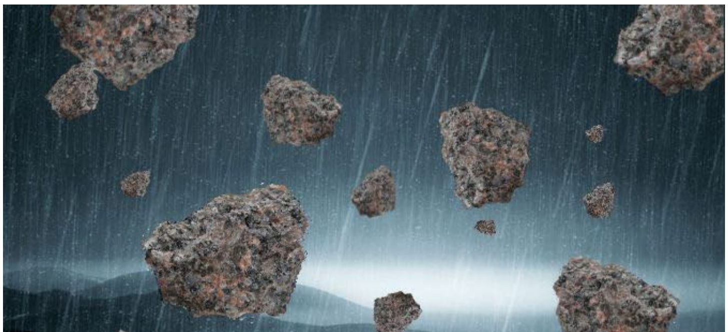

خسف

زمین میں کسی چیز کا گرنا یا اترنا

زمین کا اوپر کا حصہ اس کے نچلے حصے میں چلا جاتا ہے

قذف

پتھر پھینکنا یا اس طرح کی کوئی اور چیز پھینکنا جو آسمان سے آتی ہے

برف باری

بم باری

رجف

شدید زلزلہ

زلزلوں کی کثرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم دین نہ اٹھ جائے گا اور زلزلوں کی کثرت نہ ہو جائے گی۔ [صحیح البخاري:1036]

معنوی

جس معاشرے میں علم والے نہیں ہوں گے اس معاشرے میں اضطراب ہو گا،

جس معاشرے میں علم کی قدر ختم ہو جائے وہ معاشرے زلزلوں کا شکار ہو جائے گا۔

حسی

جو علم سے محبت نہیں کرتا علم کی قدر نہیں کرتا اس کی زندگی میں بہت زلزلے آتے ہیں

زلزوں کے کچھ سال

سلمہ بن نفیل سکونی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی پوچھنے والے نے پوچھا یا رسول اللہ ! کیا آپ کے پاس کبھی آسمان سے کھانا لایا گیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ! اس نے پوچھا کس چیز کے ساتھ ؟آپ نے فرمایا: ہانڈی میں ۔ اس نے کہا : کیا آپ سے اس میں کچھ بچ گیا تھا۔ فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: پھر اس کا کیا ہوا؟۔

فرمایا: وہ اوپر اٹھا لیا گیا اور میری طرف وحی کی گئی کہ میں بھی اٹھا لیا جاؤں گا اور تمہارے اندر قیام کرنے والا نہیں ہوں اور تم بھی میرے بعد یہاں ٹھہرنے والے نہیں ہو مگر کم مدت، بلکہ تم یہاں ٹھہرو گے یہاں تک کہ کہو گے کب؟ (کب یہاں سے جانا ہو گا) اور تم گروہوں میں بٹ کر آؤ گے تم میں سے بعض بعض کو فنا کر دے گا،

اور قیامت سے پہلے سخت قسم کی وبائی ہلاکتیں ہوں گی اور اس کے بعد زلزلوں کے سال آئیں گے۔

[مسند احمد:16964]

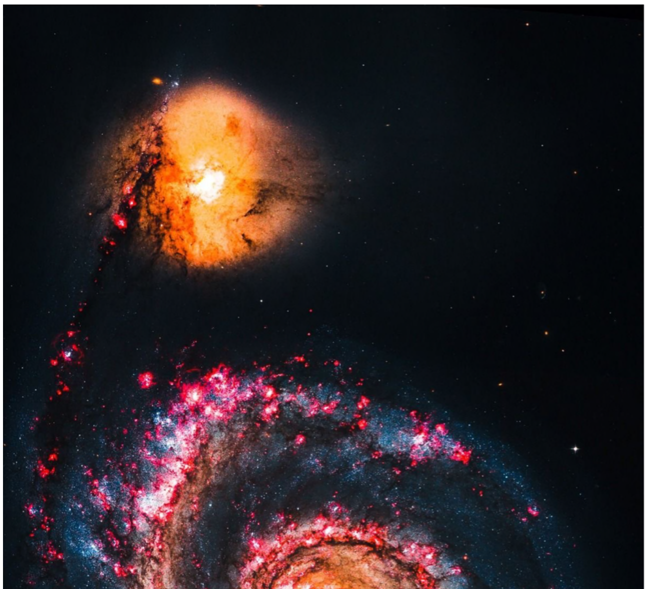

زلزلے اور مصیبتیں آنا

ابْن زُغْبٍ الْإِيَادِيِّ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن حوالہ ازدی رضی اللہ عنہ میرے مہمان بنے تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا : رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پیدل (جہاد کے لیے) روانہ فرمایا تاکہ کوئی غنیمت حاصل کر لائیں ۔ پس ہم واپس آئے اور ہمیں کوئی غنیمت نہ ملی ۔

آپ ﷺ نے مشقت اور غمی کے آثار ہمارے چہروں پر دیکھے تو کھڑے ہوئے اور (دعا کرتے ہوئے) فرمایا :

اے اللہ ! انہیں میرے سپرد نہ کر دے کہ ان کی کفالت سے عاجز رہوں اور نہ انہیں ان کی اپنی جانوں کے سپرد کر دے کہ اپنی کفالت سے عاجز رہیں اور نہ انہیں لوگوں کے سپرد کر دینا کہ وہ اپنے آپ ہی کو ترجیح دینے لگیں ۔

پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سر پر رکھا اور فرمایا '' اے ابن حوالہ ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس (شام) تک پہنچ گئی ہے تو زلزلے آنے لگیں گے ، مصیبتیں ٹوٹیں گی ۔ (علاوہ ازیں) اور بھی بڑی بڑی علامتیں ظاہر ہوں گی اور قیامت اس وقت لوگوں کے اس سے زیادہ قریب ہوگی جتنا کہ میرا ہاتھ تمہارے سر پر ہے ۔

[سنن ابی داود:2537]

اللَّهُمَّ لاَ تَكِلْهُمْ إِلَىَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلاَ تَكِلْهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا وَلاَ تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کِشور کشائی

قیامت کے دن بھی ایک بڑا زلزلہ آنا

إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ () يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ (الحج: 2- 1)

اے لوگو ! اپنے رب سے ڈرو، بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اس سے غافل ہوجائے گی جسے اس نے دودھ پلایا اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور تو لوگوں کو نشے میں دیکھے گا، حالانکہ وہ ہر گز نشے میں نہیں ہوں گے اور لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔

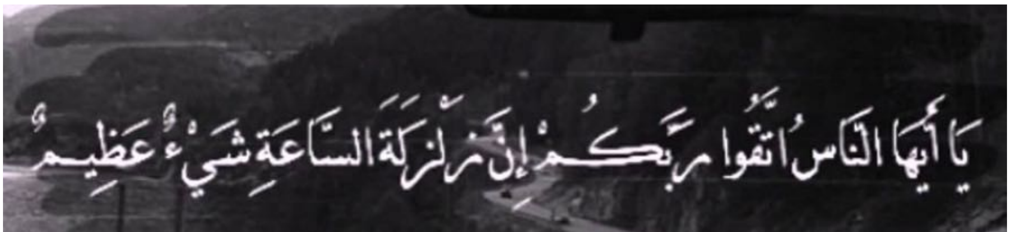

12-فتنوں سے متعلق علاماتِ قیامت

- ہر مسلمان کے گھر فتنے کا داخل ہونا
- ایک کے بعد ایک فتنے آنا
- ہر آنے والا زمانہ پچھلے زمانے سے بدتر ہونا
- فتنوں کا بارش کے قطروں کی طرح اترنا
- فتنوں کا سائبانوں کی طرح آنا
- اندھیری رات کی طرح فتنوں کا انسان کو ڈھانپ لینا
- فتنوں کا گرم ہواوں کی طرح انسانوں کو گھیر لینا
- فتنہ، فساد اور آپس کی لڑائیاں
- عقلوں کا چھن جانا اور اپنوں کا قتل کیا جانا
- قتلِ عام
- آپس کے باہمی فتنے
- مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے عجیب و
- غریب باتیں ہونا
- گمراہی کا فتنہ
- قبیلہ مضر کی طرف سے فتنہ
- ایمان و نفاق کے دو خیمے بن جانا

12-فتنوں سے متعلق علامات قیامت

ہر مسلمان کے گھر فتنے کا داخل ہونا

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: علاماتِ قیامت چھ ہیں

میرا فوت ہونا،

بیت المقدس کا فتح ہونا،

بکری کے سینے کی بیماری کی طرح موت کا لوگوں کو دبوچنا،

ہر مسلمان کے گھر کو متاثر کرنے والے فتنے کا ابھرنا،

آدمی کو ہزار دینار دیئے جانا تو اسکا اسے خاطر میں نہ لانا (یعنی کم سمجھنا)

اور روم کی غداری، وہ اسی جھنڈوں کے نیچے چلیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے

[السلسلۃ الصحیحۃ:1883]

ایک کے بعد ایک فتنے آنا

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کی عافیت اس کے پہلے حصے میں ہے اور آخر والوں کو ایسی آزمائشیں آئیں گی اور ایسے معاملات پیش آئیں گے جن کو تم عجیب محسوس کرو گے،

پھر فتنے پیش آئیں گے ان میں سے بعض بعض کو معمولی بنا دیں گے۔(بعد والا فتنہ دیکھ کر معلوم ہوگا کہ پہلا تو ہلکا تھا)۔مومن کہے گا یہ فتنہ تو مجھے تباہ کر دے گا، پھر وہ (فتنہ) ختم ہو جائے گا پھر (دوسرا) فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا یہ مجھے تباہ کر دے گا، پھر وہ ختم ہو جائے گا،

لہذا جسے یہ بات پسند ہے کہ جہنم سے بچ جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے اسے چاہیے کہ اسے موت آئے تو وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے ایسا سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس سے کریں۔

[صحیح مسلم:4882]

ہر آنے والا زمانہ پچھلے زمانے سے بدتر ہونا

زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے انہیں حجاج سے پہنچنے والی تکلیفوں کی شکایت کی۔ تو انہوں نے فرمایا: صبر کرو کیونکہ، بعد میں آنے والا دور پہلے دور سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

[صحیح البخاری:7068]

فتنوں کا بارش کے قطروں کی طرح اترنا

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے تو فرمایا: میں جو کچھ دیکھتا ہوں کیا تم بھی وہ دیکھتے ہو؟ صحابہ نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: میں فتنے دیکھ رہا ہوں کہ وہ بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں میں داخل ہو رہے ہیں۔ [صحیح البخاری:7060]

فتنوں کا سائبانوں کی طرح آنا

کرز بن علقمہ خزاعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول کیا اسلام کی بھی کوئی انتہاء ہے؟ آپ نے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: ہاں اللہ عرب و عجم کے جس گھرانے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے گا ان میں اسلام داخل کر دے گا۔ اس نے کہا: پھر کیا ہوگا؟

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: اس کے بعد سائبانوں کی طرح فتنے برپا ہوں گے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ان شاء اللہ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: کیوں نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، پھر تم کالے سانپوں کی طرح ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو گے۔

[مسند احمد:15917]

اندھیری رات کی طرح فتنوں کا انسان کو ڈھانپ لینا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ
نبی ﷺ نے فرمایا: اندھیری رات کے ٹکڑوں کی
طرح فتنے تمہیں ڈھانپ لیں گے

[السلسلۃ الصحیحۃ:1988]

فتنوں کا گرم ہواوں کی طرح انسانوں کو گھیر لینا

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں تھے جس میں میں
بھی موجود تھا رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کو شمار کرتے ہوئے فرمایا:

ان میں تین ایسے ہیں جو کسی بھی چیز کو نہ چھوڑیں گے،
ان میں سے کچھ فتنے گرمی کی ہواؤں کی طرح ہوں گے،
ان میں سے بعض چھوٹے اور بعض بڑے ہوں گے۔

[صحیح مسلم:7444]

فتنہ، فساد اور آپس کی لڑائیاں

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے اتنے سیاہ کالے جیسے اندھیری رات (یعنی حق اور باطل گڈمڈ ہو جائے گا)۔

آدمی صبح کو مومن ہو گا اور شام کو کافر، شام کو مومن ہو گا اور صبح کو کافر۔ اس میں بیٹھا ہوا کھڑے ہونے والے کی نسبت بہتر ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔

سو اپنی کمانوں کو توڑ دینا اور تانتوں کو کاٹ پھینکنا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر مارنا (اور کند کر لینا) اگر کوئی تم پر چڑھ آئے تو آدم علیہ السلام کے بہتر بیٹے کی مانند ہو جانا۔

[سنن أبي داود:4264]

ایک روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کی: تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر کا ٹاٹ بن جانا۔

إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ

قیامت کے آنے سے پہلے بہت بڑے بڑے فتنے اور بڑی بڑی آزمائشیں ہوں گی

كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

ہر فتنہ سخت ، تاریک اور سیاہ ہو گا

طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ وہ فتنہ خلط ملط ہو کر رہ جائے گا اور انتہائی خوف ناک اور سنگین ہو گا اور وہ فتنہ عام ہو جائے گا اور مسلسل جاری رہے گا

يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِى كَافِرًا
وَيُمْسِى مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا

صبح اور شام سے مراد ان وقتوں میں لوگوں کا الٹ پلٹ ہونا ہے،

یعنی وہ ایک وقت میں اِدھر ہیں دوسرے وقت میں اُدھر ہیں

متردد ہوں گے

ان کے افعال مختلف اوقات میں مختلف ہوں گے

عہد کریں گے پھر توڑ دیں گے

امانت کی حفاظت کریں گے اور دوسرے موقع پر خیانت کریں گے

کبھی نیک کام کریں گے کبھی برا کام کریں گے

ایک وقت میں سنت پر عمل کریں گے دوسرے وقت میں بدعت پر عمل کریں گے

ایک وقت میں ان کے پاس ایمان ہوگا دوسرے وقت میں وہ کفر میں داخل ہو جائیں گے

الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِی فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِی

جیسے جیسے بندہ ان فتنوں اور فتنہ پردازوں سے دور ہوگا یہ اس کے لیے فتنوں کے قریب جانے اور فتنہ پیدا کرنے والوں سے گھل مل جانے سے بہتر ہوگا

مقتول بن جائے اور قاتل نہ بنے

فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَی آدَمَ

لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ () إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ... (المائدۃ:29-28) اگر تو نے اپنا ہاتھ میری طرف اس لیے بڑھایا کہ مجھے قتل کرے تو میں ہرگز اپنا ہاتھ تیری طرف اس لیے بڑھانے والا نہیں کہ تجھے قتل کروں، بیشک میں اللہ سے ڈرتا ہوں، جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اور اپنا گناہ لے کر لوٹے، پھر تو آگ والوں میں سے ہو جائے

كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ

قالین

حَلَس

وہ موٹی چادر ہوتی ہے جو اونٹ کے کجاوے اور اس کے پالان کے نیچے ڈالی جاتی ہے

اپنے گھروں کو لازم کرلینا اور خاموشی کو لازم کرلینا تاکہ تم اس فتنے میں نہ پڑجاؤ جس فتنے کی وجہ سے تمہارا دین تم سے جاتا رہے۔

عقلوں کا چھن جانا اور اپنوں کا قتل کیا جانا

ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے ہرج واقع ہو گا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہرج کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قتل و غارت۔ کچھ مسلمانوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! اب بھی تو ہم سال میں اتنے اتنے مشرکوں کو قتل کر دیتے ہیں۔

تو رسول ﷺ نے فرمایا: مشرکوں کا قتل نہیں ہو گا بلکہ تم لوگ ایک دوسرے کو قتل کرو گے حتی کہ آدمی اپنے پڑوسی کو، اپنے چچا زاد کو اور اپنے رشتہ دار کو قتل کردے گا۔

بعض افراد نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس دور میں ہماری عقلیں ہمارے ساتھ ہوں گی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں اس زمانے میں اکثر لوگوں کی عقلیں چھن جائیں گی اور بعد میں ایسے لوگ آجائیں گے جو گردو غبار کی طرح (بے حقیقت، بے قدر) ہوں گے۔ ان کے پاس عقلیں نہیں ہوں گی۔

پھر موسی اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی! مجھے تو لگتا ہے کہ وہ فتنہ مجھ پر اور تم لوگوں پر ہی آجائے گا۔ اور قسم ہے اللہ کی! اگر یہ اس چیز کے بارے میں ہوا جس کے بارے میں ہمیں نبی ﷺ نے نصیحت فرمائی تھی تو میرے اور تمہارے لیے اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہو گا سوائے اس کے کہ جس طرح ہم اس میں شامل ہوئے تھے، اسی طرح نکل جائیں۔

[سنن ابن ماجۃ:3959]

قتل عام

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے
فرمایا: اس ذات کی قسم !جس کے ہاتھ میں میری جان ہے
لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ قاتل نہیں جان سکے گا کہ
اس نے کس وجہ سے قتل کیا اور نہ ہی مقتول جان سکے گا کہ
اسے کس وجہ سے قتل کیا گیا [صحیح مسلم:7487]

بہت معمولی وجہ سے لوگ قتل کا ارتکاب کریں گے

آپس کے باہمی فتنے

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دجال کا
تذکرہ ہو رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک تمہارے حق میں دجال
کے فتنے سے زیادہ آپس کے فتنے سے خطرہ ہے۔ جو شخص دجال کے فتنے سے
قبل اس فتنے سے بچ گیا تو وہ فتنہ دجال سے بھی بچ جائے گا اور جب سے دنیا
بنی ہے ہر چھوٹا بڑا فتنہ دجال کے فتنے کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔

[مسند احمد:23304]

مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے عجیب و غریب باتیں ہونا

عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب میری امت میں عجیب وغریب باتیں ہوں گی، عجیب وغریب باتیں ہوں گی، عجیب وغریب باتیں ہوں گی (یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا)۔ پس جو شخص مسلمانوں کے باہم اتفاق کے وقت ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اسے تلوار سے مار ڈالو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔
[سنن ابی داود:4764]

فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ

جب مسلمان ایک خلیفہ پر مجتمع ہوں اور سب اس کی اطاعت کر رہے ہوں، پھر اس کے مقابلے میں کوئی اور شخص کھڑا ہو کر اپنی بیعت کا اعلان کرے اور مسلمانوں کی امارت وخلافت کو توڑنے کی کوشش کرے اور بیچ میں اپنا نظام علیحدہ کھڑا کرے تو پھر وہ شخص واجب القتل ہو جاتا ہے

قتل کی شرط اور کون قتل کرے؟

ملا علی قاری کہتے ہیں: اس شرط کے ساتھ کہ پہلا شخص جو خلافت کے اہل ہے اور امت اس پر اتفاق کر چکی ہے۔

(تو پھر کوئی نیا شخص اس کے مقابلے میں کھڑا ہو کر اپنی امامت وخلافت کا دعوی کرے تو پھر اس کے قتل کا حکم ہے)

اور قتل کون کرے گا؟

جو پہلے سے خلیفۃ المسلمین بنا ہوا ہے وہی حدود کا نفاذ کرتا ہے اور وہی حکم جاری کرے گا

گمراہی کا فتنہ

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنے پیدا ہوں گے۔ ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے۔ ان میں سے کسی کے پیچھے لگنے سے بہتر ہے کہ تم کسی درخت کی جڑ چباتے ہوئے مر جاؤ

[سنن ابن ماجہ:3981]

قبیلہ مضر کی طرف سے فتنہ

ہزیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ عامر بن حنظلہ کے گھر میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے وہاں تمیم اور مضر قبیلے کے لوگ بھی تھے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قبیلہ مضر پر ایسا دن بھی آئے گا کہ وہ زمین پر اللہ کا کوئی بندہ ایسا نہیں چھوڑے گا جسے وہ فتنے میں نہ ڈال دے اور اسے ہلاک نہ کر دے حتی کہ اللہ اس پر اپنا ایک لشکر مسلط کر دے گا جو اسے ذلیل کر دے گا اور یہ کسی ٹیلے کا دامن بھی محفوظ نہ رکھ سکے گا،

ایک آدمی نے ان سے کہا: اے اللہ کے بندے! آپ یہ بات کہہ رہے ہیں حالانکہ آپ تو خود قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو وہی بات کہہ رہا ہوں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

[مسند احمد:23435]

ایمان و نفاق کے دو خیمے بن جانا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فتنوں کا ذکر فرمایا اور بہت تفصیل سے بیان کیا حتی کہ آپ نے احلاس الأَحْلاَسِ کے فتنے کا بھی ذکر کیا۔ تو کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! فِتْنَةُ الأَحْلاَسِ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بھاگم بھاگ اور غارت گری!

پھر وسعت و فراخی (مال و زر) کا فتنہ آئے گا جس کا ظہور میرے اہل بیت کے ایک فرد کے پاؤں تلے سے ہو گا۔ اس کا دعوی ہو گا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں ہو گا۔ بلاشبہ میرے دوست صرف متقی لوگ ہیں۔

پھر لوگ ایک آدمی پر (یعنی اس کو امیر بنا کر) صلح کر لیں گے جیسے کہ سرین پسلی پر ہو! (یعنی نامعقول اور نا اہل ہو گا جس طرح کہ سرین ایک پسلی پر نہیں ٹک سکتی)۔

پھر گھٹا ٹوپ اندھیرے کا ایک فتنہ اٹھے گا! اس امت میں سے کوئی نہیں بچے گا مگر اسے اس کا طمانچہ پڑ کر رہے گا۔ پس جب سمجھا جائے گا کہ یہ فتنہ ختم ہو گیا وہ اور بڑھ جائے گا۔

آدمی صبح کرے گا تو وہ مومن ہو گا اور شام ہو گی تو وہ کافر ہو جائے گا حتیٰ کہ لوگ دو خیموں (فریقوں) میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک خیمہ ایمان کا، جس میں کوئی نفاق نہیں ہو گا، اور دوسرا نفاق کا جس میں کوئی ایمان نہ ہو گا،

اور جب یہ احوال ہوں تو دجال کا انتظار کرنا۔ آج آیا کہ کل۔

[سنن ابی داود:4244]